اِنَّ الفضل بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱ — 124

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی — قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ "الفضل" قادیان — قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۵

تحریکِ جدید کے دورِ ثانی کی مالی قربانی کے متعلق آخری اطلاع

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریکِ جدید کے دَورِ ثانی کے متعلق جو خطبات ارشاد فرمائے ہیں۔ ان کو پڑھ کر ہر ایک احمدی بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ کہ ماضی کی نسبت مستقبل جماعت احمدیہ سے خدا تعالےٰ کی راہ میں بہت زیادہ قربانیوں اور ایثار کا تقاضا کر رہا ہے۔ کیونکہ ان مشکلات کے مقابلہ میں جنہیں اس وقت تک ہم محض خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے عبور کر چکے ہیں بہت زیادہ مشکلات ہمارے اخلاص اور فداکاری کا جائزہ لینے کے لئے موجود ہیں اور یاد رہے۔ کہ کامیابی و کامرانی کا مُنہ وہی لوگ دیکھتے ہیں۔ جو حوادث زمانہ کا نہایت مستقل مزاجی کے ساتھ مقابلہ کرتے اور مصائب اور مشکلات سے مردانہ وار سرخرو ہو کر نکلتے ہیں۔

ان حالات میں نہ صرف ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہنے بلکہ منزل مقصود کی طرف بہت زیادہ سرعت کے ساتھ قدم بڑھانے کی ایک اور صرف ایک ہی صورت ہے۔ اور وُہ یہ کہ خدا تعالےٰ کے قائم کردہ خلیفہ اور ہمارے پیشوا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ہمارے لئے جو لائحہ عمل تجویز فرمائیں۔ اس پر نہایت جوش اور سرگرمی کے ساتھ عمل پیرا ہوں۔ اور اپنے تو الگ رہے۔ غیروں کو بھی نہ صرف ہمارے حوصلوں میں جنبش۔ اور ہمارے قدموں میں لرزش محسوس نہ ہو۔ بلکہ وُہ دیکھیں کہ ہم پہلے سے بہت زیادہ پختہ عزم اور جوشِ عمل کے ساتھ کھڑے ہیں۔

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس وقت تک تحریکِ جدید کے دَورِ ثانی کے متعلق جو مطالبات پیش فرمائے ہیں۔ ان میں سے مالی مطالبہ ایسا ہے۔ کہ اس میں حصہ لینے کی میعاد بالکل ختم ہونے کے قریب پہونچ چکی ہے۔ اور اس بارے میں اگر کوئی اب بھی سستی سے کام لے گا۔ تو وُہ اس عظیم الشان ثواب اور اجر سے محروم رہے گا۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے اس جہاد بالمال میں شریک ہونے والوں کے لئے مقدر ہے۔ اس لئے اس وقت اس کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔

احبابِ جماعت احمدیہ کو معلوم ہے کہ باوجود اس کے کہ احمدیت کے خلاف مخالفت اور معاندت کی گھٹائیں ہر طرف چھائی ہوئی ہیں۔ ہر قسم کی مخالفانہ طاقتیں برسرِ پیکار ہیں۔ ہر رنگ کے خطرات مُنہ کھولے کھڑے ہیں۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے محض اپنے خدام کی سہولت اور آسانی کے لئے سالِ حال کے مالی مطالبہ میں بہت کچھ تخفیف فرما دی ہے۔ یعنی تحریکِ جدید کے گزشتہ تین سالوں میں جہاں حضور کا یہ ارشاد تھا۔ کہ ہر مخلص اپنی مالی قربانی میں ہر سال اضافہ کرتا جائے وہاں چوتھے سال کے متعلق حضور نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ پہلے سال جس قدر رقم کسی نے دی تھی۔ اسی قدر دے سکتا ہے۔ البتہ جو مخلصین اس میں اضافہ کرنا چاہیں۔ انہیں اختیار ہے۔

پس جبکہ مخلصین جماعتِ احمدیہ گزشتہ سالوں میں اپنی مالی قربانی اضافہ کے ساتھ پیش کرتے رہے ہیں۔ اب چوتھے سال ان کے لئے یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ کہ پہلے سال جتنی رقم پیش کر دیں اور کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کہ کوئی ایک احمدی بھی اس میں کوتاہی کرے۔ بلکہ چاہیئے تو یہ کہ جو اصحاب گزشتہ سالوں میں اپنی شامتِ اعمال کی وجہ سے حصہ نہ لے سکے ہوں۔ وُہ بھی تلافی مافات کی طرف متوجہ ہوں۔ اور اب کے اس موقعہ کو ہرگز رائگاں نہ جانے دیں۔

احباب کرام کو اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ تحریکِ جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ یعنی اس وقت تک جو اصحاب اپنا وعدہ نہ لکھا دیں گے۔ ان کا وعدہ پھر قبول نہ کیا جائے گا۔ اگر کسی کو یہ معلوم نہ ہو۔ تو اسے بتا دینا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہدینا چاہیئے۔ کہ اب اس کے متعلق ایک لمحہ بھر بھی توقف اور التوا نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ فوراً اپنا وعدہ لکھ کر بھیجدینا چاہیئے۔ یہ بالکل آخری اطلاع ہے۔ اور اس کے بعد کوئی موقعہ باقی نہ رہے گا۔

اس میں شک نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں جماعتِ احمدیہ کی مالی قربانیاں بے مثال ہیں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ ہماری قربانیاں ابھی اس معیار تک نہیں پہونچیں۔ جو ہماری ذمہ داریوں کے لحاظ سے ضروری ہے۔ اور جو دُنیا میں عظیم الشان انقلاب پیدا کر سکتا ہے۔ یہ انقلاب انشاء اللہ تعالےٰ پیدا ہوگا۔ اور یقیناً پیدا ہوگا۔ مگر اس کے پیدا کرنے کا سہرہ انہی کے سر ہوگا۔ جو اس کے لئے انتہائی قربانیاں کریں گے۔ پھر کیوں ہم میں سے ہر ایک یہ کوشش نہ کرے۔ کہ وُہ بھی ان مبارک وجُودوں میں شامل ہو۔ اور قربانی کا کوئی موقعہ رائگاں نہ جانے دے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بندہ پر رحم کب ہوتا ہے

عام طور پر دیکھو کہ جب بچہ روتا دھوتا ہے۔ اور اضطراب ظاہر کرتا ہے۔ تو ماں کس قدر بے قرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے۔ الوہیت اور عبودیت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے۔ جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے دروازہ پر گرتا ہے۔ اور نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع کے ساتھ گرتا ہے اور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے۔ اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے۔ اور اس پر رحم کیا جاتا ہے ؛

(الحکم نمبر ۳۶ جلد ۸ صہ ۲ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۴ء)

قربانی کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا

اس میں کوئی شک نہیں کہ تحریک جدید کے سارے مطالبات منشاء الٰہی کے ماتحت ہیں۔ اور متعدد رؤیا و کشوف کے ذریعہ اس حقیقت کو احباب پر واضح کیا جا چکا ہے۔ اب مزید سات سال کے لئے اس میں جو توسیع کی گئی ہے۔ اس کے متعلق بھی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"یہ عجیب بات ہے کہ متعدد دوستوں کی طرف سے مجھے یہ چٹھیاں آچکی ہیں کہ میں اس تحریک کو تین سال میں ختم کرنے کی بجائے دس سال تک بڑھا دوں میرا اپنا خیال بھی اس نئے سال سے اسی قسم کا اعلان کرنے کا تھا۔ پس ان تحریکوں کو جو بالکل میرے خیال سے توارد کھا گئیں۔ مجھے یقین ہوا کہ یہ الٰہی القاء ہے۔ پس اس تحریک کی میعاد میں توسیع اللہ تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت ہے اور دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس میں اپنے اخلاص اور طاقت کے مطابق حصہ لیں"

چنانچہ میاں عبداللہ صاحب جھنڈو ساہی اپنا ایک خواب حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں :-

"تحریک جدید کے پہلے تین سالوں میں میں نے اور میری بیوی نے چندہ دیا ہے لیکن اب کے میں کچھ خاموش تھا۔ آج رات میں نے خواب دیکھا۔ کہ حضور ایک بگھی پر سوار چلے جا رہے ہیں۔ چند احمدی دوست حضور کے ساتھ ہیں۔ میں نے دوڑ کر خدمت میں عرض کی۔ کہ حضور پانچ روپے میری بیوی مسماۃ حسین بی بی ہمشیرہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب چٹھی مسیح نگر کی اور دس روپے میرے یعنی عبداللہ جھنڈو ساہی کے تحریک جدید سال چہارم میں قبول فرمائیں۔ پھر آنکھ کھل گئی۔ حضور میری سستی معاف فرما کر یہ حقیر رقم قبول فرمائیں"

جو دوست ابھی شش و پنج میں ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ بغیر قربانی کے ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالےٰ کے فضلوں پر بھروسہ کرتے ہوئے اس قربانی میں شامل ہو کر اس کے فضلوں اور رحمت کے وارث ہوں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو آج دوران سر کی تکلیف رہی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

آج بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مولوی عبدالوہاب صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا نکاح امۃ اللطیف بیگم صاحبہ بنت جناب مفتی فضل الرحمٰن صاحب حکیم کے ساتھ بعوض مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ ہم اس تقریب پر تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت بنائے ؛

جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے آج بعد نماز عصر السید عبدالحمید آفندی خورشید آف قاہرہ کے اعزاز میں پارٹی دی۔ جس میں جملہ مبلغین مدعو تھے ؛

افسوس حکیم فتح دین صاحب متوطن صریح ضلع جالندھر گزشتہ شب بعمر تقریباً ۸۰ سال وفات پا گئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں ؛

مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء کے متعلق اعلان

حسب ہدایت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس مشاورت کا اجلاس انشاء اللہ ۱۵ اپریل ۱۹۳۸ء بعد نماز جمعہ سے شروع ہو کر ۱۷ اپریل ۱۹۳۸ء کی دوپہر تک جاری رہے گا۔ ضروری ہے کہ اس اعلان کی آخری تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر تمام جماعتیں باقاعدہ اپنے اجلاس منعقد کر کے مجلس مشاورت کے نمائندگان کا انتخاب کریں۔ اور اس کے متعلق دفتر ہذا میں باقاعدہ اطلاع بھجوائیں یہ بھی ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ کہ ہر جماعت باقاعدہ ایک تحریر اس امر کی تصدیق کے لئے سکرٹری مجلس مشاورت کے پاس بھیجے۔ کہ فلاں فلاں دوست ہماری جماعت کی طرف سے اس سال کے لئے مجلس مشاورت کے نمائندے منتخب کئے گئے ہیں اور نمائندگان جب مشاورت کے موقعہ پر تشریف لائیں تو اس وقت بھی ایک نقل اس تصدیق کی اپنے ہمراہ لائیں ؛

(نوٹ) جماعت کے امراء بحیثیت امیر ہونے کے کسی مزید انتخاب کے بغیر مجلس مشاورت کے لئے اپنی جماعت کی طرف سے نمائندہ ہو سکتے ہیں ؛

پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی

اعلان نکاح ۱۰ جنوری حافظ مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کا نکاح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے سکینہ بیگم صاحبہ بنت میاں محمد عامل صاحب بھاگلپوری کیساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علوم بطور نمونہ

125

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مندرجۂ بالا عنوان پر جو تقریر فرمائی۔ اس کی تیسری قسط درج ذیل کی جاتی ہے:۔ (ایڈیٹر)

دعوت علیٰ وجہ البصیرت دینا

چونکہ ہر ایک مذہب جو علم طبابت کی طرح از حکم العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان جو حدیث نبوی ہے۔ ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے ہوتا ہے۔ جس کے افادہ کی غرض کو پورا کرنے کے لئے دعوت اور تبلیغ کے ذریعہ اس کی اشاعت بھی ضروری ہوتی ہے۔ اس لئے قرآن کریم نے اس کے لئے دو اصول پیش کئے ہیں ایک یہ کہ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی اور قل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ یعنی دینِ حق جو خدا تعالےٰ کی طرف سے لوگوں کے لئے پیش کیا جاتا ہے اس کے منوانے کے لئے کسی قسم کا جبر نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جبر اور اکراہ ضمیر کشی ہے۔ اور حریتِ ضمیر کے خلاف۔ سچے دین الٰہی کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ کہ رشد و ہدایت کو اس کے تمام لوازمات کے ساتھ اور غی اور ضلالت کو اس کے تمام لوازمات کے ساتھ اس حد تک کھول کھول کر بیان کر دیا جائے۔ کہ رشد اور غی یا ہدایت اور ضلالت کے درمیان جو فرق پایا جاتا ہے وہ کھلے طور پر واضح ہو جائے۔ ہاں رشد و غی۔ اور ہدایت وضلالت کے واضح ہو جانے پر بھی جبر و اکراہ مناسب نہیں۔ بجز اس کے کہ صرف اتنا کہکر توجہ دلائی جائے۔ کہ رشد و ہدایت کے کھل جانے پر اب جو شخص چاہے۔ دینِ حق کو قبول کرے اور جو شخص اسے قبول کرنا نہ چاہے۔ نہ کرے۔ جیسا کہ آیت قل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر سے ظاہر ہے:۔

دوسرا اصل یہ پیش کیا ہے۔ کہ قل ھٰذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ انا و من اتبعنی۔ یعنی لوگوں پر اس امر کا اظہار کر دو۔ کہ میری تو یہ راہ ہے۔ کہ میں تو اللہ کی طرف جو زندگی کا اعلےٰ مقصد ہے۔ لوگوں کو بلاتا ہوں۔ اور میرا اور میرے تابعداروں کا خدا کی طرف بلانا علیٰ وجہ البصیرت اور دلائل اور آیات اور بینات کی روشنی میں ہے:۔

یہ آیت سورۂ یوسف کی ہے۔ جو مکی ہے۔ اور اس کے بعد یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ شروع ہوا۔ کہ لوگ فوج در فوج دینِ اسلام میں داخل ہوتے گئے اور بلا کسی جبر واکراہ کے صرف اسلامی صداقت کے دلائل اور براہین کی وجہ سے اور اسلام کے محاسن اور برکات کو دیکھنے سے جیسا کہ یدخلون کے لفظ میں فوج در فوج لوگوں کا برضائے خود داخل ہونا ظاہر ہوتا ہے وہ داخل ہوئے:۔

دعوت کے لئے فرمایا۔ اس کے تین طریق ہیں۔ ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن۔ یعنی ایک دعوت بالحکمۃ دوسرے دعوت بالموعظۃ اور تیسرے جدال کی صورت میں جس کے ساتھ احسن کی شرط لگائی گئی:۔

حکمت کا طریق یہ ہے۔ کہ محل موقعہ کی رعایت مزاج اور طبیعت اور قابلیت کا لحاظ مذہبی جذبات کا خیال رکھنے کے ساتھ تبلیغ ہو:۔

موعظہ حسنہ یہ ہے۔ کہ ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ حسنِ سلوک کا طریق اختیار کیا جائے

جدالِ احسن کا طریق یہ ہے۔ کہ مذہبی مناظروں میں اپنے اپنے مذہب کے محاسن اور خوبیوں کے ساتھ مقابلہ کیا جائے۔ نہ کہ مذہبی پیشواؤں اور مذہبی تعلیموں کی عیب چینی اور مذمت اور سب وشتم اور طعن وتشنیع کو ان کے حق میں استعمال کیا جائے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن کریم نے لاتسبوا الذین یدعون من دون اللہ فرما کر بتوں اور تمام معبودانِ باطلہ کو گالیاں دینا بھی جائز قرار نہیں دیا۔ کہ اس سے فساد پیدا ہوتا ہے۔ اور دعوت وتبلیغ کا حقیقی مقصد فساد برپا ہونے سے ضائع ہو جاتا ہے۔ علاوہ اس کے آیت ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ولا ھدی ولا کتاب منیر ہے یعنی جدال اور مناظرہ میں علم یعنی عقلی دلائل اور ھدی یعنی الہامی یا مذہبی کتاب یا کتاب منیر یعنی قانونِ قدرت کی شہادات کو پیش کرنا چاہیئے۔

فطرت اور قانونِ قدرت کی شہادت

قرآن کریم اس قسم کے علم کے بارہ میں فرماتا ہے۔ مثلاً کلمۃً طیبۃً کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا۔ ومثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض ما لھا من قرار۔ یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ ویضل اللہ الظلمین (سورۂ ابراہیم) یعنی ایسی مذہبی بات جو طیبہ ہے یعنی مرغوب خاطر جسے طبیعت پسند کرتی ہے اور فطرت سلیمہ چاہتی ہے۔ وہ پاک درخت کی طرح ہے۔ جس کا اصل محکم اور مضبوط ہے اور اس کی شاخیں فضا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ یعنی ایک طرف اس درخت کو زمین کی موافقت میں مدد ملتی ہے۔ کہ زمین اس کی جڑ کو اس کی استعداد کے لحاظ سے اندر ہی اندر نشو ونما سے ترقی دینے کے ساتھ مضبوط کرتی جاتی ہے اور دوسری طرف آسمان اور فضا کے ذریعے وہ نشو ونما حاصل کرنے سے بڑھتا اور بلندی میں پھیلتا جاتا ہے۔ اور ہزاروں شاخوں۔ اور پتوں اور پھولوں سے وہ لدا ہوا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ پھل بھی لگتے ہیں۔ جو لوگوں کی پرورش کے لئے ہر وقت تیار پائے جاتے ہیں۔ ایسا درخت خدا تعالےٰ نے محض اپنی ربوبیت کی صفت کے ماتحت تیار کیا ہے۔ جو دائمی شانِ تربیت اپنے اندر رکھتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے سچے اور کامل مذہب کا جو اپنے اندر لوگوں کے فائدہ کے لئے دائمی برکات رکھتا ہے۔ ایسے اس قسم کے درخت سے تشبیہ دی ہے۔ جس کے اوصاف اوپر بیان کئے گئے:۔

اور ایسی بات جو خلاف فطرت ہو۔ اسے ایسے درخت سے تشبیہ دی ہے۔ جو خبیث ہو اور جس کی کوئی جڑ نہ ہو۔ اور نہ ہی زمین اپنے اندر اسے جگہ دیتی ہو۔ بلکہ وہ زمین کے اوپر اوپر ہی بغیر کسی قرار کے ادھر ادھر اڑتا پھرتا ہے۔ یعنی خلافِ فطرت اور خبیث بات سچے مذہب کی علامت نہیں۔ جسے نہ فطرت قبول کرتی ہو۔ اور جو نہ کسی اصل محکم پر مبنی ہو۔ اور نہ ہی وہ قانونِ قدرت کے مطابق ہو۔ اور نہ ہی اس سے لوگوں کو کوئی دینی یا دنیوی فائدہ حاصل ہوتا ہو:۔

اس کی مثال قرآن کریم میں توحیدِ الٰہی۔ اور شرک سے پیش کی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ لقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت (نحل) یعنی ہم نے ہر ایک امت میں کوئی نہ کوئی رسول ضرور بھیجا ہے۔ اس مقصد کے لئے کہ لوگ صرف اللہ تعالےٰ کی عبادت کریں۔ اور مشرکانہ خیالات اور رسوم سے جو طاغوت یعنی شیطان کی تحریکات سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان سے الگ رہیں:۔

اب دیکھو۔ دنیا میں مختلف ملکوں مختلف قوموں۔ اور مختلف زمانوں اور مختلف زبانوں۔ اور مختلف خاندانوں میں رسول آئے ہیں۔ اور باوجود اختلافِ ملک و قوم و زمان و زبان کے سب نے خدا تعالےٰ کی توحید پیش کی ہے۔ اور سب کے سب توحید پر۔ اور توحید کی تبلیغ پر متفق تھے۔ لیکن مشرکوں کے خیال بالکل مختلف اور متفرق ہیں۔ کوئی کسی کی پرستش کرتا ہے۔ کوئی کسی کی۔ پھر ان مشرکانہ خیالات کی اشاعت اور تبلیغ کے لئے معبودانِ باطلہ کی طرف سے کسی رسول کا مبعوث ہو کر شرک کے خیالات کی اشاعت کا کام کہیں سے ثابت نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مومن لوگ دنیا اور آخرت میں ایسے قول کو اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ جو ہر رسول کی صحیح تعلیم سے ثابت ہے اور شرک لوگوں کو جو ظالم ہیں بوجہ ان کی ظالمانہ کارروائیوں کے ایسی سیدھی راہ سے جو موحد مومنوں کی راہ ہے۔ اس سے ان مشرکوں کو ضال اور گمراہ بنا دیا۔ کہ اب وہ مشرک کسی ایک بات پر متفق نہیں۔ گویا اندھیرے میں ان کا قدم اٹھ رہا ہے۔

خالق اور مخلوق کے حقوق

انسان چونکہ مخلوق ہے اور تمدنی زندگی کے لحاظ سے مخلوقِ خدا سب کی سب اس کا کنبہ ہے۔ اس لئے الہامی کتاب کا یہ فرض ہے۔ کہ ایک انسان کو اس کے خالق کے حقوق سے آگاہ کرے۔ اور دوسری طرف مخلوق کے حقوق سے۔ قرآن کریم نے علاوہ تفصیلی ہدایات بیان کرنے کے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد پر مشتمل ہیں ایک جامع ہدایت بطور اصل الاصول پیش کی ہے۔ جو حق اللہ اور حق العباد کی طرف راہ نمائی کرتی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ ومن اسلم وجہہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

یعنے جو شخص اپنی ذات کو مع اس کے لوازمات کے اللہ تعالےٰ کی اطاعت میں لگا دے۔ اور اس کی مخلوق پر اللہ ہی کے لئے احسان کرنے والا ہو تو ایسے شخص کا اجر اللہ تعالےٰ نے اپنے ذمہ رکھا ہے۔ یعنی یہ کہ نہ ایسے لوگوں کو کچھ خوف ہوگا اور نہ ہی انہیں کچھ حزن اور غم۔ یعنے خدا تعالےٰ کا حق یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی دی ہوئی قوتوں اور طاقتوں کو اس کی اطاعت میں لگانے والا ہو۔ نہ کہ اس کی معصیت اور نافرمانی میں اور مخلوق کا حق یہ ہے۔ کہ اس کے ساتھ محسنانہ سلوک سے پیش آئے اور جہاں تک ہو سکے خدا کی مخلوق سے حسن سلوک اور احسان کا برتاؤ کرے۔ اور یہ امر ایک قانون کو چاہتا ہے۔ جس کی بنا پر فطرت اپنی طبعی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ایک شریعت کی احتیاج رکھتی ہے۔ ورنہ طبعی میلان کے نیچے خودروی کا نتیجہ دنیا کی شرک اور کفر طبائع سے ظاہر ہے۔

"امیر غیر مبایعین" حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے نقشِ قدم پر
تحریک جدید کی نقل

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جب تحریک جدید جاری فرمائی۔ تو جماعت احمدیہ نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضور کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر ارشاد کی تعمیل بطیب خاطر کی۔ اور دنیا پر اپنے عمل سے یہ بات ثابت کر دی۔ کہ جماعت احمدیہ کو اپنے امام سے کس قدر محبت اور شیفتگی ہے۔ اور وہ حضور کے ارشادات کو پورا کرنے کے لئے کسی قسم کی قربانی کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ بلکہ اس میں بڑی خوشی اور راحت محسوس کرتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ارشاد فرمودہ تحریک جدید کی اس کامیابی اور جماعت کے اظہار عقیدت اور محبت کو دیکھ کر حسب معمول غیر مبایعین بہت برافروختہ ہوئے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ جماعت کی یہ عقیدت دیکھی۔ تو انہیں یہ امر بہت ہی ناگوار گزرا۔ اور اپنی تحریروں اور تقریروں میں تحریک جدید کے خلاف نکتہ چینیاں شروع کر دیں۔ وہ سکیم اور تحریک جسے اشاعت اسلام کے لئے اختیار کیا گیا تھا۔ وہ تحریک جسے جماعت احمدیہ کی اقتصادی حالت کے درست کرنے کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ اور وہ تحریک جس کے ذریعہ یہ انتظام کیا گیا تھا۔ کہ جماعت کے بیکاروں کو کام پر لگایا جائے۔ اور اس طرح بے کاری کا انسداد کیا جائے۔ اور جس کے ذریعہ بیوگان اور یتامےٰ کی امداد کا راستہ کھولا گیا تھا یہ سب باتیں امیر غیر مبایعین کی نظر میں قابل اعتراض ٹھہریں۔ ان کے نزدیک یہ باتیں احمدیت کی ترقی اور اس کی اشاعت کو روکنے والی تھیں۔ دین سے توجہ ہٹانے والی اور دور کرنے والی تھیں۔ نہ صرف یہی بلکہ انہوں نے اپنے غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہوئے تحریک جدید کو دیال باغ جیسی سکیموں کے مشابہ قرار دیا۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں کہا

"یہ دیال باغ جیسی سکیمیں کچھ چیز نہیں۔ کلمہ حق پھیلے یا نہ پھیلے ہماری دنیا اچھی ہو جائے ہمیں کھانے اور پہننے کو اچھا ملے یہ ہے ان سکیموں کا مقصد اور جو کوئی جماعت بھی ان سکیموں پر اپنی طاقت خرچ کرے گی۔ اس کا مقصد بھی لازماً یہی ہو جائے گا۔ ہمارے قادیانی دوست ان باتوں سے ناراض ہوتے ہیں۔ لیکن یہ واقعات ہیں۔ ان کے اندر ایسی چیزیں چھپی ہوئی ہیں کہ ذرا پردہ اٹھا کر دیکھنے سے فوراً نظر آ جاتی ہیں۔ ایسی سکیموں میں پڑنے کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ خدمت دین اشاعت اسلام اور دجال اور عیسائیت کو مغلوب کرنے کا جذبہ کمزور ہو جائے گا۔ اور بالآخر ہم خود مغلوب ہو جائیں گے۔"

(پیغام صلح ۱۱ جنوری ۱۹۳۷ء)

پھر اسی خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"جماعت قادیان کی توجہ جو خدا جانے تعداد میں اس چھوٹی سی جماعت سے دس گنا زیادہ ہے۔ یا کس قدر اس اصلی کام سے ہٹ کر دوسرے کاموں کی طرف ہو گئی ہے۔"

جناب مولوی صاحب کے مندرجہ بالا بیان سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ کہ ۱۹۳۷ء میں تحریک جدید کی سکیم سے ان کو یہ شکوہ پیدا ہوا۔ کہ جماعت احمدیہ اپنے مقصد سے دور جا رہی ہے۔ اور انہوں نے قادیانی دوستوں کو ناصحانہ رنگ میں کہا۔ "ایسی سکیموں میں پڑنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدمت دین اشاعت اسلام اور دجال اور عیسائیت کو مغلوب کرنے کا جذبہ کمزور ہو جائے گا۔" گویا مولوی صاحب سمجھتے ہیں۔ ان سکیموں سے پہلے جماعت احمدیہ قادیان اشاعت اسلام کرنے والی اور عیسائیت اور دجال کو مغلوب کرنے والی تھی لیکن میں جناب مولوی صاحب کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ وہ ان سکیموں سے سالہا سال ماقبل یہ فرما چکے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان غلط عقائد پر چلنے والی اشاعت اسلام کو نقصان پہونچانے والی اور اس کے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سب سے بڑھ کر تخریب اسلام کے درپے ہیں۔ پس آج مولوی صاحب کا ناصح بن کر یہ کہنا کہ ایسی سکیموں کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اشاعت اسلام کا کام رک جائے گا بتلاتا ہے کہ دراصل ان کی یہ بات کسی خیر خواہی کی بنا پر نہیں۔ بلکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور جماعت احمدیہ کے خلاف حسد و بغض کے نتیجہ میں ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی اس کے متعلق اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

"اصل بات یہ ہے کہ یہ اعتراض محض حسد کا نتیجہ ہے۔ اور اس کی وجہ ان کی یہ جلن ہے کہ کیوں انہوں نے اس کام کو پہلے کیوں شروع نہیں کیا۔ اب چونکہ وہ ان کاموں کو خود ہم سے پہلے شروع نہیں کر سکے۔ اس لئے حسد میں آ کر ہمارے کاموں کو بے دینی پر محمول کرنے لگ گئے ہیں۔ لیکن پانچ دس سال نہیں گزریں گے۔ کہ وہ خود یہ کام کرنے لگ جائیں گے۔ اور اس وقت اس کا نام ایمانداری اور نہایت اعلےٰ درجہ کی خدمت رکھیں گے"

(الفضل ۲۰ فروری ۱۹۳۷ء)

چنانچہ تحریک جدید کی نقل میں مولوی محمد علی صاحب بھی ایک تحریک جاری کر رہے ہیں اور اس کا نام انہوں نے تحریک ارشاد رکھا ہے۔ غیر ممالک میں تبلیغ کے لئے آدمی بھجوانے کا ارادہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اور پانچ گریجوایٹوں کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ مگر افسوس کہ اتنے آدمی بھی دستیاب نہ ہو سکے۔ اس کے بعد بیماروں اور یتیموں کی طرف آپ متوجہ ہوتے ہیں۔ اور اب جنوری ۱۹۳۸ء میں ایک خطبہ کے ذریعہ سادہ غذا اور سادہ لباس اختیار کرنے کا ارشاد فرما رہے ہیں۔ ایسا ہی سینما تھیٹر وغیرہ سے منع کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ سب چیزیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک جدید کا ہی حصہ ہیں جنہیں اختیار کیا جا رہا ہے۔

ملک محمد عبداللہ مولوی فاضل قادیان

بائیبل میں غلطیوں کا اعتراف اور حضرت مسیح علیہ السلام کے اقتداری معجزات کا انکار

لاٹ پادریوں کے کمیشن کی رپورٹ

قرآن مجید کو یہ امتیازی شان حاصل ہے۔ کہ صدہا برس گزرنے کے باوجود پورے طور پر محفوظ اور اپنی اصلی شان میں قائم ہے۔ چونکہ قرآن مجید نسل انسانی کے لئے تاقیامت کامل ترین دستور ہے۔ اس لئے اس کی حفاظت اور نگرانی بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ کہ ہم نے ہی اس کتاب کو نازل کیا۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کرتے رہیں گے۔

قوموں کے بعد قومیں اور حکومتوں کے بعد حکومتیں آتی گئیں۔ لیکن صدہا برس گزرنے کے باوجود قرآن مجید اپنی پہلی آن بان میں محفوظ اور غیر متبدل قانون ہے۔ آئندہ بھی فلسفہ کی تھیوریاں بدلتی رہینگی۔ دنیا کے قوانین اور سلطنتوں کے دساتیر میں ترمیمیں ہوتی رہیں گی۔ لیکن خدا کا یہ مقدس ترین صحیفۂ آسمانی نسل انسانی کے بقا تک ضرور اس معمورہ پر قائم و دائم رہے گا۔

قرآن مجید سے پیشتر مختلف آسمانی صحیفے نازل ہوئے۔ بنی اسرائیلی نبیوں کے الہامات اور ان کے کلام کے مجموعہ کو بائیبل کہا جاتا ہے۔

عیسائی بائیبل کو خدا کا کلام مانتے اور دوسرے لوگوں سے ایسا ہی منوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کلیسیا کی تاریخ پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کتاب کے الفاظ کی پیروی ضروری سمجھی گئی ہے۔ بلکہ قرون وسطیٰ میں بہت سے مظالم ان لوگوں پر کئے جا چکے ہیں جنہوں نے بائیبل کے ظاہری الفاظ کی پیروی کو ضرور قرار نہیں دیا۔

بائیبل کے مجموعہ کی حیثیت و اصلیت پر تحقیقات جدیدہ کی روشنی میں بہت کچھ لکھا جا رہا ہے۔ تاریخی طور پر اس مجموعہ کا انسانی دسترس اور کتر بیونت سے منزہ ثابت کرنا ناممکن ہے۔ سچ یہی ہے۔ کہ دنیا کی کوئی الہامی کتاب اس طرح کلیۃً محفوظ نہیں ہے۔ جس طرح قرآن مجید ہر قسم کے تغیر و تبدل سے محفوظ و مصئون ہے۔

بائیبل کے غیر محفوظ اور غلطی سے غیر مبرا ہونے کا اب تو کلیسیا کے بڑے بڑے پادریوں کو بھی اعتراف ہو رہا ہے چنانچہ حال ہی میں یہ خبر شائع ہوئی ہے:۔

"لنڈن۔ ۱۶ر جنوری: ۱۹۳۸ء کنٹربری اور یارک کے لاٹ پادریوں نے ایک کمیشن مقرر کیا تھا۔ جس کی رپورٹ اب شائع ہو گئی ہے۔ اس رپورٹ میں روائتی اعتقادات کے سلسلہ میں کئی اہم نکتوں پر اعتراض کیا گیا ہے اور بائیبل کے غلطی سے مبرا ہونے کے اعتقاد کو رد کر دیا ہے۔ کمیشن نے لکھا ہے۔ کہ مریم کنواری کے پیٹ سے لڑکا پیدا ہونے کے متعلق شہادت فیصلہ کن ہے یہ خیال بھی غلط ہے کہ قیامت کے دن مردے اکٹھے کھڑے ہوں گے۔ معجزوں کے متعلق ان میں اختلاف رائے ہے۔ البتہ یہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ اگر خدا چاہے تو وہ معجزے دکھا سکتا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی درج ہے کہ ارتقاء کی تھیوری پر کوئی اعتراض نہیں۔" (پرتاپ ۱۸ جنوری ۱۹۳۸ء)

ہمارے نزدیک لاٹ پادریوں کے کمیشن کی یہ رپورٹ قابل داد ہے۔ یقیناً اس سے تائید اسلام کے لئے بہت مفید مواد حاصل ہو سکیگا۔ اس خلاصہ میں بھی دو اہم باتوں کا ذکر موجود ہے۔

بائیبل کو غلطی سے غیر مبرا ماننے کے ساتھ اس کی حیثیت مستقل شہادت سماوی کی نہیں رہ جاتی۔ بلکہ اگر غلطی سے مبرا اور محفوظ الہام اس کی تصدیق کرے تو اس کے ذکر کردہ بیانات کو صحیح تسلیم کیا جائے گا۔ ورنہ اہل دانش اس بنا پر کسی بات کے ماننے کے لئے مجبور نہیں ہوں گے۔ کہ اس کا ذکر بائیبل میں موجود ہے۔ کیونکہ بائیبل غلطی سے مبرا نہیں۔ بلکہ اس میں غلط اور صحیح بیانات مخلوط طور پر موجود ہیں۔

نیز معجزات کے متعلق یہ تسلیم کرنا کہ خدا اگر چاہے تو معجزات دکھا سکتا ہے اسلام کی بڑی زبردست فتح ہے۔ عیسائی لوگ الوہیت مسیح علیہ السلام کی بڑی دلیل حضرت مسیح کے معجزات کو قرار دیا کرتے تھے۔ لیکن بانئ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس میدان میں عیسائیت کو کھلی کھلی شکست دی۔ بلکہ آپ نے اناجیل کے ذکر کردہ معجزات پر زبردست علمی تنقید فرمائی۔ اور ان کی روائت کو غیر معقول ثابت کر دیا۔ اب سالہا سال کی ریسرچ کے بعد عیسائی چرچ کو ماننا پڑا کہ اناجیل میں مندرجہ معجزات عیسویہ کا کوئی قطعی ثبوت نہیں۔ اور بہرحال مسیحی معجزات اگر ان کا کوئی وجود تھا۔ تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ارادہ کا ظہور تھے۔ وہ حضرت مسیح کی الوہیت کی دلیل نہیں بن سکتے۔ اور نہ مسیح اقتداری معجزات پر قادر تھا۔ یہ طریقِ تحقیق الوہیت مسیح کو باطل کر کے تثلیث کو پاش پاش کر رہا ہے

پس وہ دن قریب ہیں۔ کہ محققین ایک ایک کر کے اصول عیسائیت کو خیرباد کہیں گے۔ اور انہیں اسلامی صداقتوں کا اقرار کرنا پڑیگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔ ع

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

خاکسار ابو العطاء جالندھری

باوجود قرضہ کے تیسرے سال سے سوایا وعدہ

ایک مخلص دوست جن کا نام ظاہر کرنا مناسب نہیں جن کی ملازمت بھی بسا اوقات مخالفین کی ریشہ دوانیوں سے خطرہ میں رہتی ہے۔ اور جو سخت زیر بار ہیں۔ تحریک جدید سال چہارم کا تیسرے سال سے سوایا وعدہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے حضور پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"بعض مالی مجبوریوں کی وجہ سے امسال تحریک جدید میں حصہ نہ لینے کا میں نے قطعی ارادہ کر لیا تھا۔ مگر بعد میں خیال آیا۔ اگر میں نے حصہ نہ لیا تو حضور کے ہزاروں گراں قدر خطبات و مضامین جو اس بارہ میں انشاء اللہ نکلیں گے ان کے پڑھنے اور ان پر عمل کرنے سے بھی محروم رہوں گا اور اس طرح پر طبیعت پر ایک مردنی اور سستی چھا جائیگی جس کا آخری نتیجہ تباہی اور ناکامی کی صورت میں ہوگا۔ پس جو کچھ بھی ہوگا۔ سو ہوگا۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر تکیہ اور توکل کر کے اپنی طرف سے ۹۲ روپے اور سکینہ بی بی اہلیہ ام کی طرف سے ۳۲ روپے کا وعدہ حضور کے پیش کرتا ہوں۔ جو تیسرے سال ہم دونوں کے وعدے ۱۰۱ روپیہ سے اضافہ کے ساتھ ہے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس پر اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے جزاکم اللہ احسن الجزاء رقم فرمایا۔ اور لکھا۔ اور لکھا آپ نے جو مشکلات میں قربانی کی ہے اللہ تعالیٰ اس کا بہترین اجر دے۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہندوستان کے لئے آخری تاریخ وعدوں کی ۳۱ر جنوری ۱۹۳۸ء ہے جو اب تک ... نقد قربانی

خریدارانِ الفضل جن کو وی پی ہونگے

وی پی ۸ فروری کو ڈاکخانہ میں دیدیے جائینگے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۰ جنوری لغایت ۲۰ فروری ۱۹۳۶ء کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کی فہرست ذیل میں درج کرتے ہوئے التماس کی جاتی ہے۔ کہ الفضل کے مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ آپ صاحبان قیمت بذریعہ ڈاک ۸ فروری سے قبل بھیج دیں۔ یا اگر یہ ممکن نہ ہو۔ اور وی پی کی وصولی کا انتظام ہوتا بھی نظر نہ آتے۔ تو کم سے کم یہی احسان کریں۔ کہ وی پی روک دینے کی اطلاع بر وقت ہمیں پہنچا دیں۔ اور ان دونو صورتوں کو اختیار نہ کرنے کے باوجود جو صاحب وی پی وصول نہ کریں گے۔ وہ یقیناً الفضل کو نقصان پہنچا کر گناہ گار ہونگے۔ اور پھر ان کا پرچہ بھی بند کر دیا جائے گا۔

(مینیجر)

۳۴۔ مرزا برکت علی صاحب
۱۳۶۔ میاں محمد شریف صاحب
۱۶۱۔ پیر حاجی احمد صاحب
۱۸۱۔ منشی غلام حیدر صاحب
۲۱۳۔ محمد عثمان صاحب
۲۵۵۔ منشی عنایت علی صاحب
۲۶۵۔ چوہدری غلام محمد صاحب
۵۰۹ شیخ محمد حسین صاحب
۷۹۳ مولوی عمر الدین صاحب
۸۷۰ نیاز محمد صاحب
۸۸۲ ظہور الحسن صاحب
۹۲۷۔ بابو عبید اللہ صاحب
۹۷۹ خوشی محمد صاحب
۱۶۷۱ عبدالغفار صاحب
۱۷۰۹۔ ماسٹر شیر عالم صاحب
۱۷۱۷ چوہدری بشارت علی خانصاحب
۱۸۳۸ منشی بلند خان صاحب
۲۳۷۶ عبد الرشید صاحب
۲۵۵۶ محمد یوسف صاحب
۲۷۱۸ خانبہادر محمد دلاور خانصاحب
۲۸۹۹ عبد الوحید صاحب
۳۳۲۱ چوہدری غلام احمد صاحب
۳۴۳۰ منشی عبد العزیز صاحب
۳۵۰۹ فضل احمد صاحب
۳۵۱۵ محمد شفیع صاحب
۳۵۹۶ مظفر الدین صاحب
۳۶۷۲ جناب محمد علی صاحب
۳۶۸۳ چوہدری نعمت خانصاحب
۳۸۴۲ رفیع الدین احمد صاحب
۳۸۴۴ منشی الطاف خانصاحب
۴۰۰۸ ماسٹر فتح محمد صاحب
۴۰۱۱ شیخ محمد کرم الٰہی صاحب
۴۰۲۴ چوہدری جلال الدین صاحب
۴۱۷۴ محمد اقبال حسین صاحب
۴۲۷۹ بابو محمد شفیع صاحب
۴۳۳۱ سوبیر خان صاحب
۴۳۳۴ منشی کریم بخش صاحب
۴۵۳۰ خدا بخش صاحب
۴۷۴۸ چوہدری ابوالہاشم خان صاحب
۴۸۲۹ محمد حسین صاحب
۵۳۳۰ چوہدری سردار خانصاحب
۵۴۱۵ ملک محمد فیض اللہ خانصاحب
۵۴۶۸ ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب
۵۵۰۷ جناب برکت علی صاحب
۵۶۱۴ ملا کرم الٰہی صاحب
۵۶۸۴ عبدالشکور صاحب
۵۸۳۴ ڈاکٹر اعظم علی خانصاحب
۵۸۳۹ بابو محمد خان صاحب
۵۸۵۹ شیخ غلام علی صاحب
۶۲۵۶ محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب
۶۳۲۷ کریم بخش صاحب
۶۳۸۲ مرزا غلام حیدر صاحب
۶۳۹۸ سیٹھ ابراہیم یوسف صاحب
۶۵۱۱ ایم غلام مصطفیٰ صاحب
۶۷۲۰ حبیب الرحمٰن صاحب
۶۷۶۷ بابو احمد اللہ صاحب
۶۸۸۱ بابو کرامت اللہ صاحب
۶۹۳۲ پیر عبدالرحمٰن صاحب
۷۱۲۱ محمد حسین صاحب
۷۱۸۳ کریم بخش صاحب
۷۲۲۱ سید موتی رضا ر
۷۳۵۵ ملک بشیر بہادر خانصاحب
۷۶۵۵ سکرٹری انجمن احمدیہ
۷۶۸۶ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
۷۷۴۰ خان صاحب ضیاء الحق خان صاحب
۷۹۱۷ چوہدری غلام حسین صاحب
۷۹۲۰ مخدوم محمد افضل صاحب
۷۹۵۲ احمد حسین سعید صاحب
۸۰۲۰ محمد عبید العزیز صاحب
۸۰۷۵ رشید احمد صاحب
۸۰۸۶ ڈاکٹر ایچ۔ اے یوسف زئی صاحب
۸۱۵۶ شیخ غلام رسول صاحب
۸۲۴۳ ملک تجمل احمد صاحب
۸۲۸۶ محمد بخش صاحب
۸۳۱۰ قاضی ظہیر الدین صاحب
۸۳۱۲ قاضی محمد صدیق صاحب
۸۳۲۷ حکیم میر سعادت علی صاحب
۸۵۳۳ نصر اللہ خان صاحب
۸۵۶۷ سردار امیر محمد خانصاحب
۸۵۷۳ محمد اشرف صاحب
۸۵۹۷ سید فرزند علی صاحب
۸۶۴۳ اخوند محمد اکبر صاحب
۸۶۴۷ قادر بخش صاحب
۸۶۷۴ سید محمود شاہ صاحب
۸۸۶۱ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۸۸۹۰ محمد شفیع صاحب
۸۹۱۶ عین علی شاہ صاحب
۸۹۹۷ سید عبدالرحمٰن صاحب
۹۰۱۷ حوالدار مظفر خانصاحب
۹۰۲۰ محمد الدین صاحب
۹۰۷۷ سید حسام الدین صاحب
۹۱۵۷ شیخ محمود حسن صاحب
۹۱۵۸ سیٹھ خیر الدین صاحب
۹۱۷۰ خادم حسین صاحب
۹۲۲۶ حاجی محمد صاحب
۹۲۴۷ بابو عطاء اللہ صاحب
۹۲۸۶ سید محمد حسین صاحب
۹۲۸۸ سید محمد مسعود صاحب
۹۳۰۹ قمر الدین صاحب
۹۳۱۵ ملک غلام محمد صاحب
۹۳۵۱ شکر الٰہی صاحب
۹۴۴۵ چوہدری برکت علی صاحب
۹۴۵۵ مرزا عبد الحق صاحب
۹۴۵۶ محمد عمر صاحب
۹۴۶۰ بشیر احمد صاحب
۹۴۸۲ خواجہ محمد شریف صاحب
۹۵۳۴ راجہ حق نواز خانصاحب
۹۵۹۸ سید تاج حسین صاحب
۹۶۵۵ فضل حق خان صاحب
۹۸۶۴ ڈاکٹر غلام علی صاحب
۹۸۷۳ سردار بشیر احمد صاحب
۹۸۷۴ عبد اللہ خان صاحب
۹۹۰۳ قمر الدین صاحب
۹۹۳۴ ماسٹر شیر علی صاحب
۱۰۰۰۵ چوہدری شیر محمد صاحب
۱۰۰۱۳ مولوی غلام حسین صاحب
۱۰۰۲۳ مرزا مراد بیگ صاحب
۱۰۰۳۴ حبیب اللہ خان صاحب
۱۰۰۴۲ شیخ صدیق احمد صاحب
۱۰۰۷۱ ایم عطاء اللہ صاحب
۱۰۰۹۹ چوہدری سید علی صاحب
۱۰۱۹۰ میاں نذیر احمد صاحب
۱۰۱۹۳ ڈاکٹر اے بشیری
۱۰۲۴۹ یعقوب خان صاحب
۱۰۳۱۱ بابو نواب الدین صاحب
۱۰۳۵۱ ایم بشیر احمد صاحب
۱۰۵۸۲ عبدالرحیم صاحب
۱۰۶۶۶ محمد لطیف صاحب
۱۰۶۹۳ خدا بخش صاحب
۱۰۷۲۰ قاضی محمود الحسن صاحب
۱۰۷۵۸ سکرٹری صاحب
۱۰۷۵۹ چوہدری نصر اللہ خانصاحب
۱۰۸۰۷ منشی دانشمند صاحب
۱۰۸۱۵ پروفیسر محمد صاحب
۱۰۸۱۸ چوہدری غلام حسین صاحب
۱۰۸۲۳ چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۰۸۴۰ پیر محمد اکبر صاحب
۱۰۹۰۳ حکیم مہربان علی صاحب
۱۱۰۵۵ چوہدری غلام محمد صاحب
۱۱۱۶۶ قادر بخش صاحب
۱۱۱۸۷ سید لال شاہ صاحب
۱۱۲۰۳ گل محمد صاحب
۱۱۲۲۶ سید محمود صاحب
۱۱۲۵۳ چوہدری محمد فضل صاحب
۱۱۳۰۱ محمد حسین صاحب
۱۱۳۰۶ سید الیاس صاحب
۱۱۳۱۰ محمد بخش صاحب
۱۱۳۹۸ ایم اے بیگم صاحبہ
۱۱۴۳۴ فتح محمد صاحب
۱۱۵۰۴ ملک احمد الدین صاحب
۱۱۵۰۵ چوہدری عزیز احمد صاحب
۱۱۵۰۷ محمد سرور درانی صاحب
۱۱۵۰۸ مسٹر اے حئی صاحب
۱۱۵۱۱ محمد علی صاحب
۱۱۵۱۲ حاجی علی محمد صاحب
۱۱۵۱۳ محمد ابراہیم صاحب
۱۱۵۴۵ شیخ احمد علی صاحب
۱۱۵۶۴ عثمان صاحب
۱۱۶۰۸ مرزا برکت علی صاحب
۱۱۶۲۰ محمد حفیظ صاحب
۱۱۶۴۴ چوہدری غلام رسول صاحب
۱۱۶۶۸ الہ دتا حسین صاحب
۱۱۶۸۲ مولوی عبد الماجد صاحب
۱۱۶۹۶ ہری احمد ریسجد
۱۱۷۲۴ حکیم اللہ دتہ صاحب
۱۱۷۴۶ بابو فضل الدین صاحب
۱۱۷۷۷ مرزا رمضان علی صاحب
۱۱۷۸۰ ابوالبشیر رحمت اللہ صاحب
۱۱۷۹۲ ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ
۱۱۷۹۶ میاں امتیاز احمد صاحب
۱۱۷۹۸ مولوی ایم اے ستار صاحب
۱۱۸۲۴ مولوی نور الدین صاحب
۱۱۸۶۸ امیر امان اللہ صاحب
۱۱۸۸۵ محمد نواز صاحب
۱۱۸۹۲ محکم الدین صاحب
۱۱۹۰۵ اللہ بخش صاحب
۱۱۹۹۷ جمعدار محمد خان صاحب
۱۲۰۱۳ شیخ محمد شفیع صاحب
۱۲۰۶۰ محمد اسحٰق صاحب
۱۲۰۸۰ عزیز حسین صاحب
۱۲۰۸۳ محمد شریف صاحب
۱۲۰۸۶ فقیر احمد خان صاحب
۱۲۱۰۱ چوہدری محمد افضل صاحب
۱۲۱۲۵ ملک بشیر احمد ارشد صاحب
۱۲۱۵۶ خان بہادر مغل باز خان صاحب
۱۲۱۸۴ بابو مولا بخش صاحب
۱۲۱۸۵ بابو مہتاب الدین صاحب
۱۲۲۰۶ محمد عثمان صاحب
۱۲۲۰۸ مرزا رحیم بیگ صاحب
۱۲۲۱۴ ایس ایم احمد صاحب
۱۲۲۲۸ مستری فیض اللہ صاحب
۱۲۲۳۴ جمعدار مرزا احمد بیگ صاحب
۱۲۲۵۳ عبد الرب صاحب
۱۲۲۶۳ سید محمود شاہ صاحب
۱۲۲۷۳ عبد الہادی صاحب
۱۲۳۰۰ چوہدری اللہ دتہ صاحب
۱۲۳۰۶ شیر خان صاحب
۱۲۳۲۹ ڈاکٹر سعید احمد صاحب
۱۲۳۷۸ ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
۱۲۳۸۰ عطاء الرحمٰن صاحب
۱۲۳۸۲ شیخ چراغ دین صاحب
۱۲۳۹۱ عبد المجید صاحب
۱۲۴۰۷ صوفی علی محمد صاحب
۱۲۴۴۴ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۲۴۵۲ ظہور احمد صاحب
۱۲۴۵۵ سید محمد عبد الحمید صاحب
۱۲۵۰۵ غلام مصطفیٰ صاحب
۱۲۵۱ محمد منیر خان صاحب

وصیتیں

نمبر ۴۹۴۳ محمد الدین ولد میر محمد جمال صاحب قوم میر پیشہ ملازمت پٹواری مال عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع ترگڑی ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۲/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ بیس روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا آٹھواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔

میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے چھٹے حصہ (۱/۶) کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد۔ محمد الدین پٹواری مال دفتر بندوبست آشیانہ بلڈنگ لاہور۔
گواہ شد:۔ نواب دین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور۔
گواہ شد:۔ عبد العزیز مغل بیرون دہلی دروازہ لاہور۔

نمبر ۴۹۴۴ منکہ ڈاکٹر شیخ غلام حیدر ولد شیخ عبد الغفور صاحب قوم شیخ پیشہ ڈاکٹری عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء سکنہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۱۱/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک پختہ مکان جو کہ ساڑھے پانچ مرلہ کا ہے۔ واقعہ فلیمنگ روڈ جس کی اندازاً قیمت دس ہزار روپیہ ہے۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد بھی ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ تین سو روپیہ کے قریب ہو جاتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر کوئی روپیہ میں ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔
العبد:۔ غلام حیدر بقلم خود غلام حیدر سٹریٹ فلیمنگ روڈ لاہور۔
گواہ شد:۔ اکرام حیدر پسر موصی لاہور۔
گواہ شد:۔ بشیر احمد ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۲۷ جنوری۔ مسجد شہید گنج کے متعلق ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف احتجاج کے طور پر آج مسلمانان لاہور نے ہڑتال کی۔ اسلامیہ کالج اور مقامی مسلم ہائی سکولوں کے طلباء نے کلاسوں میں جانے سے انکار کر دیا۔ دس بجے تمام سکولوں اور کالجوں کے مسلم طلبا نے ہڑتال کر دی۔ اور جلوس کی شکل میں شاہی مسجد کی جانب روانہ ہوئے۔ اور "یونینسٹ وزارت مردہ باد" کے نعرے لگائے۔

لاہور ۲۷ جنوری۔ آج ۸ بجے صبح یہاں زلزلہ کا ایک جھٹکہ محسوس کیا گیا جس سے لوگوں میں خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی۔

لاہور ۲۷ جنوری۔ آج صبح پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں سخت ہنگامہ برپا ہوا جب سپیکر نے دیوان چمن لال کو اجلاس سے نکال دیا۔ دیوان چمن لال کے ایک سوال کے جواب میں میر مقبول محمود نے حکومت کی طرف سے کہا۔ کہ ان کے سوال کا جواب ابھی تک تیار نہیں ہے اس پر دیوان چمن لال نے کہا۔ کہ حکومت کے ممبران جواب دیتے ہوئے سیاسی ایمانداری سے کام نہیں لیتے۔ سپیکر نے دیوان چمن لال سے مطالبہ کیا۔ کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں۔ دیوان چمن لال نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ سپیکر نے اصرار کیا۔ کہ الفاظ واپس لے لئے جائیں۔ مگر دیوان صاحب نے پھر انکار کیا۔ اس پر سپیکر نے انہیں اجلاس سے خارج کر دیا۔ اور وہ اٹھ کر چلے گئے۔

لنڈن ۲۷ جنوری۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا اور برطانی مندوبین کے درمیان ہندوستان اور برطانیہ کے تجارتی معاہدہ کے متعلق گفت و شنید شروع ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس گفت و شنید پر ابھی پندرہ بیس دن اور صرف ہونگے۔

بمبئی ۲۷ جنوری۔ حکومت بمبئی نے ڈائرکٹر محکمہ تعلیم کی وساطت سے تمام تعلیمی اداروں کے نام ایک سرکلر جاری کر کے طلبا پر سے وہ تمام پابندیاں واپس لے لی ہیں۔ جو گذشتہ تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں ان پر سیاسی سرگرمیوں میں حصہ نہ لینے کے متعلق عاید کی گئی تھیں۔

الہ آباد ۲۷ جنوری۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے دفتر میں مراکو اور ٹیونس کی مسلم قومی انجمنوں کی طرف سے مراسلہ موصول ہوا ہے کہ وہاں کے فرانسیسی حکام نے مسلمانوں کی مذہبی آزادی میں شدید مداخلت کی ہے مسلمانوں کے لئے مذہبی رسوم کی ادائیگی حکماً ممنوع قرار دی گئی ہے۔ کئی علماء کو ملک سے نکال دیا گیا ہے۔ یا انہیں نظر بند کر دیا گیا ہے۔ عربی زبان میں جتنے اخبارات شائع ہوتے تھے۔ ان سب کی اشاعت روک دی گئی ہے۔

لنڈن ۲۷ جنوری۔ حبشی سفیر کا ایک اعلان مظہر ہے کہ حبشہ سے اس امر کی مصدقہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ جنگ حبشہ ابھی ختم نہیں ہوئی۔ خصوصاً شمال مغربی حبشہ میں اطالوی حکومت کو بڑی مشکل پیش آ رہی ہے۔ وطن پرست حبشیوں نے کئی مقامات پر قبضہ کر لیا ہے گذشتہ دو مہینے کے عرصہ میں ۴۰ اطالوی افسر ۳۹۵ سپاہی ہلاک ہو چکے ہیں۔ دیسی فوجوں کے تین دستے اس کا ساتھ چھوڑ گئے ہیں۔ حبشیوں نے ۳۴ لاریوں اور بہت سے اسلحہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ صوبہ گجن کے ۸ اطالوی افسر ہلاک ہو گئے

لکھنؤ ۲۷ جنوری۔ یوپی گورنمنٹ نے اعلان کر دیا ہے کہ اخبارات کی یہ خبر کہ مسلم لیگ کو خلاف قانون قرار دیا جائیگا بالکل غلط ہے۔ گورنمنٹ ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

پیرس ۲۷ جنوری۔ میڈرڈ کے شمال مشرقی علاقہ کے ایک شہر پر آج سرکاری ہوائی جہازوں نے بمباری کی بہت سے بم ایک یتیم خانہ پر گرے۔ ۱۲۰ آدمی ہلاک۔ ۴۰ زخمی ہوئے۔ ہلاک شدگان کی اکثریت بچوں اور عورتوں پر مشتمل ہے

مدراس ۲۷ جنوری۔ آج جب مدراس اسمبلی میں بندے ماترم کا گیت گایا جانے لگا۔ تو مسٹر عبدالحمید خان کی رہنمائی میں لیگ پارٹی کے ۸ ممبر واک آؤٹ کر گئے۔ اس دفعہ واک آؤٹ میں مدراس گورنمنٹ کے ایک سابق وزیر بھی شامل ہوئے

لکھنؤ ۲۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی گورنمنٹ نے صوبہ کے ۸۸ دیہات کی اصلاح کے لئے ۵ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ اس میں سے ۳۰۰ روپیہ ایک خاص مقصد کے لئے صرف کیا جائے گا۔ اور باقی رقم مقامی ضروریات کے مطابق خرچ کی جائے گی۔

بمبئی ۲۷ جنوری۔ آج بمبئی اسمبلی کے اجلاس میں ایک ریزولیوشن مسز لیلاوتی منشی نے پیش کیا۔ کہ صوبہ میں بیکاروں کی تعداد معلوم کی جائے۔ اور انہیں امداد دی جائے۔ پریذیڈنسی کے سرکاری سکولوں میں ہریجن اور مسلمان طلبا کو وظائف دینے کے لئے رقم منظور کرنے کا بھی ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ آج غیر سرکاری کارروائی کا دن تھا۔

لاہور ۲۷ جنوری۔ ہائی کورٹ لاہور نے دریدہ دہن آریہ شانتی پرکاش نامی کو جسے زیر دفعہ ۱۵۳ الف کے ماتحت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے ۶ ماہ قید کی سزا دی تھی اور سشن جج گورداسپور نے سزا بحال رکھی تھی بری کر دیا ہے

لاہور ۲۷ جنوری۔ سید حبیب نے شاہی مسجد میں اپنی تقریر میں کہا کہ مسلمانوں کو پریوی کونسل کے فیصلے کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے مسلمانوں کو اس فیصلہ سے جو صدمہ پہنچا ہے۔ اس کے اظہار کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ کہ مسلمان ممبران اسمبلی اور مسلمان وزراء اپنی اپنی نشستوں سے مستعفی ہو جائیں۔ اس مرحلہ پر مولوی ظفر علی صاحب نے پروٹسٹ کیا۔ اور کہا کہ یونینسٹ پارٹی کو بیچ میں نہ لایا جائے۔ اس پر حاضرین کی طرف سے ان کے خلاف آوازے کسے گئے۔ اور کہا گیا کہ سید حبیب نے جو کچھ کہا ہے درست ہے۔

ہزاری باغ ۲۷ جنوری۔ مقامی جیل میں پانچ مزید سیاسی قیدیوں نے کل سے بھوک ہڑتال کر دی ہے۔ باقی قیدیوں نے بھی بھوک ہڑتال کر دینے کا الٹی میٹم دیدیا ہے۔ ایک قیدی کی حالت تشویشناک بیان کی جاتی ہے۔

دہلی ۲۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مشہور سیاست دان لارڈ سیموئیل جو آج کل ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں ہری پور کانگرس سیشن میں شامل ہونگے

الہ آباد ۲۷ جنوری۔ یوپی گورنمنٹ نے ایک سرکلر کے ذریعہ اس امر کی ممانعت کر دی ہے کہ آئندہ یوپی پراونشل سروس کے کسی ملازم کو لالہ، بابو، منشی، مولوی وغیرہ الفاظ سے مخاطب نہ کیا جائے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے یہ کارروائی پراونشل سروس ایسوسی ایشن کے اعتراض پر کی ہے۔

لنڈن ۲۷ جنوری۔ "ٹائمز لنڈن" کا نامہ نگار متعینہ ہندوستان یوپی کی صوبائی سیاسیات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ انڈین نیشنل کانگرس کا صدر پنڈت جواہر لال نہرو۔ جو صوبائی خود مختاری کے آئین کے نفاذ سے پہلے برطانوی حکومت سے کوئی سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ اب ماڈریٹ بن گیا ہے۔ اور اس کے ذاتی اثر و رسوخ کی وجہ سے ہی یوپی میں کانگرس منسٹری خوش اسلوبی سے حکومت کا نظم و نسق چلا رہی ہے۔

شنگھائی ۲۷ جنوری۔ ووہو کے نواحی پہاڑ ٹاکو پر قبضہ کرنے کے سلسلہ میں چینی اور جاپانی فوجوں میں معرکہ کی جنگ ہو رہی ہے۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ جاپان کے جنگی جہازوں پر سے ٹاکو پر قابض چینی سپاہ پر ۱۰۰۰ گولے برسائے گئے۔ چوتھی چینی سپاہ نے جاپانی فوج کا رستہ روک رکھا ہے۔ سوچو میں ۲ لاکھ چینی سپاہ مقیم ہے۔ اور جاپانی فوجوں کی تعداد اسکے نصف کے برابر بھی نہیں۔ جاپانی جرنیل کا بیان ہے کہ کل ایک درجن چینی ہوائی جہازوں نے نانکن پر بمباری کی جس

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی